

# قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ماہ مبارک رمضان کی خصوصیات اور

## روحانی اثرات

ہجری قمری سال کا نواں مہینہ رمضان المبارک ہے کہ جس میں طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب

تک چند امور سے قربت خدا کی نیت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ مثلاً کھانا پینا اور بعض دوسرے مباح کام ترک کر

دیئے جاتے ہیں۔ شرعی زبان میں اس ترک کا نام "روزہ" ہے جو اسلام کی ایک اہم ترین عبادت ہے۔ روزہ

فقط اسلام میں ہی واجب نہیں بلکہ تمام ملل و مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں روزہ رکھا جاتا ہے اور تمام الہی

ادیان اس کی افادیت کے قائل ہیں۔ البتہ ماہ مبارک رمضان میں روزہ رکھنا اسلام سے ہی مختص ہے۔ اسی لیے

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ماہ مبارک رمضان کو اپنی ایک دعا میں جو صحیفہ سجادہ میں موجود ہے "

شہر الاسلام "یعنی اسلام کا مہینہ قرار دیا ہے۔

## ماہ مبارک رمضان کی وجہ تسمیہ:

ماہ مبارک رمضان کو " رمضان " کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ اس سلسلے میں چند اقوال ذکر کیے گئے ہیں۔

ان میں سے ہر قول اپنی جگہ ایک دلیل رکھتا ہے لیکن ہم یہاں ان اقوال میں جو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے، اسی

کے ذکر پر اکتفا کریں گے :

1- رمضان " رمض " سے ماخوذ ہے جس کے معنی " دھوپ کی شدت سے پتھر، ریت وغیرہ کے گرم ہونے

" کے ہیں۔ اسی لیے جلتی ہوئی زمین کو " رمضا " کہا جاتا ہے اور جب پہلی دفعہ روزے واجب ہوئے تو ماہ

مبارک رمضان سخت گرمیوں کے ایام میں پڑا تھا۔ جب روزوں کی وجہ سے گرمیوں کا احساس بڑھا تو اس مہینے کا

نام رمضان پڑ گیا۔

یابہ کہ یہ مہینہ گناہوں کو اس طرح جلاتا ہے کہ جس طرح سورج کی تمازت زمین کی رطوبتوں کو جلا دیتی ہے۔

چنانچہ پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد مبارک ہے :

" انما سمى رمضان لان رمضان يرمض الذنوب "-

رمضان کو رمضان اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ ۱

2- یہ کہ رمضان " رمضی " سے ماخوذ ہے جس کے معنی " ایسا برو باراں ہے کہ جو موسم گرما کے اخیر میں

آئے اور گرمی کی تیزی کو دور کر دے "۔ رمضان کا مہینہ بھی گناہوں کے جوش کو کم کرتا ہے اور برائیوں کو دھو

ڈالتا ہے۔

3- رمضان کسی دوسرے لفظ سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔ چونکہ

اس مہینے کو خداوند کے ساتھ ایک خصوصی نسبت حاصل ہے لہذا خدا کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے

رمضان کہلاتا ہے۔ جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ منسوب ہے :

" لا تقولوا هذا رمضان و لا ذهب رمضان و لا جاء رمضان فان رمضان

اسم من اسماء الله تعالى و هو عز و جل لا یجیئ و لا یذهب ولكن

قولوا شهر رمضان "-

یہ نہ کہا کرو کہ یہ رمضان ہے اور رمضان گیا اور رمضان آیا۔ اس لیے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے

ایک نام ہے اور خداوند کہیں آتا جاتا نہیں ہے لہذا کہا کرو ماہ رمضان۔ ۲

## گذشتہ امتوں اور فرقہ روزہ:

تفسیر نمونہ میں مفسرین نے لکھا ہے: "موجودہ تورات اور انجیل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ یہود و نصارا

میں بھی تھا جیسا کہ "قاموس کتاب مقدس" میں بھی ہے۔ روزہ ہر زمانے کی امتوں، گروہوں اور مذہب میں

غم و اندوہ اور اچانک مصیبت کے موقع پر معمول تھا "۳۔

تورات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن تک روزہ رکھا جیسا کہ لکھا ہے:

"جب میں پہاڑ پر گیا تا کہ پتھر کی تختیاں یعنی وہ عہد والی تختیاں جو خدا نے تمہارے ساتھ منسلک کر دی ہیں،

حاصل کروں تو اس وقت میں پہاڑ میں 40 راتوں تک رہا، وہاں میں نے نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا" 4

یہودی جب توبہ کرتے اور رضائے الہی طلب کرتے تو روزہ رکھتے تھے۔ اکثر اوقات یہودی جب موقع پاتے کہ

خدا کی بارگاہ میں عجز و انکساری اور تواضع کا اظہار کریں تو روزہ رکھتے تا کہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے روزہ اور

توبہ کے ذریعے حضرت اقدس روزہ فقط اسلام میں ہی واجب نہیں بلکہ تمام ملل و مذاہب میں کسی نہ کسی شکل

میں روزہ رکھا جاتا ہے اور تمام الہی ادیان اس کی افادیت کے قائل ہیں۔ الہی کی رضا و خوشنودی حاصل کریں ۵۔

احتمال ہے کہ " روزہ اعظم باکفارہ " سال میں مخصوص ایک دن کیلئے ہو جس کا یہودیوں میں رواج تھا البتہ وہ

دوسرے موقتی روزے بھی رکھتے تھے مثلاً شلیم کی بربادی کے وقت رکھا گیا روزہ وغیرہ ۶۔

جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن روزے رکھے۔ اس وقت عیسیٰ

قوت روح کے ساتھ بیابان میں لے جائے گئے تا کہ ابلیس انھیں آزمائے۔ پس انہوں نے چالیس شب و روز

روزہ رکھا اور وہ بھوکے رہے "۔

انجیل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے حواری بھی روزہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ

انجیل میں ہے: انہوں نے اس سے کہا کہ کیا بات ہے کہ یحییٰ کے شاگرد ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں اور دعا کرتے

رہتے ہیں جبکہ تمہارے شاگرد ہمیشہ کھاتے پیتے رہتے ہیں لیکن ایک زمانہ آئے گا کہ جب دامادان میں سے اٹھالیا

جائے گا اور وہ اس وقت روزہ رکھیں گے "۸۔

کتاب مقدس میں بھی ہے: اس بناء پر حواریین اور گذشتہ زمانے کے مومنین کی زندگی انکار لذات، بے شمار

زحمات اور روزہ داری سے بھری پڑی تھی "۹۔

## قرآن کریم اور ماہ مبارک رمضان:

قرآن مجید کی آیات میں ماہ مبارک رمضان اور فرضہ روزہ کی بہت سی خصوصیات بیان ہوئی ہیں کہ جن میں سے

چند ایک یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

## 1- روزے کی تشریح:

قرآن مجید روزے کی تشریح اور وجوب کے بارے میں ایک آیت میں صراحت سے فرماتا ہے:

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم  
لعلکم تتقون،

اے ایمان والو، تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار

کرو۔

## 2- روزے کے چند اہم شرعی احکام:

ایاماً معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر  
و علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیراً فہو لہ و  
ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون،

گنتی کے چند دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کر لے، اور اسکی

طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت حاصل کرے وہ اس کیلئے

بہترین ہے، تمہارے حق میں بہترین کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم یہ جان سکو "۱۲۔

اس آیت سے روزے کے جو چند احکام اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں :

الف: معین اور مخصوص ایام میں روزے کا واجب ہونا،

ب: معذور افراد کیلئے روزے کی قضا،

### 3- ماہ مبارک رمضان کی خصوصیات:

قرآن کی سورہ بقرہ کی آیت 185 میں اس ماہ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے خداوند عالم فرماتا ہے :

شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس و بینت من الہدی و

الفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه و من کان مریضا او علی



سفر فعدة ايام اخر يرید الله بكم اليسر و لا يریدکم العسر و لتكملوا  
العدة و لتكبروا الله على ما هداكم و لعلکم تشكرون،

ماہ مبارک رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں موجود ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو وہ روزہ رکھے، ہاں جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ تم روزوں کی تکمیل کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بزرگی بیان کرو، شاید تم شکر گزار ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں ماہ مبارک رمضان میں روزوں کے وجوب کی وجوہات بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اسی بناء پر اسے دوسرے مہینوں پر برتری حاصل ہے۔ سب سے پہلی خاصیت یہ ہے کہ قرآن، جو ہدایت اور انسانی رہبری کی کتاب ہے اور جس نے اپنے قوانین اور احکام کی صحیح روش کو غیر صحیح راستے سے جدا کر دیا ہے اور جو

انسانی سعادت کا دستور لے کر آئی ہے، اسی مہینے میں نازل ہوا ہے۔ روایات میں ہے کہ تمام عظیم آسمانی کتابیں

جیسے تورات، انجیل، زبور، صحیفے اور قرآن مجید اسی ماہ میں نازل ہوئی ہیں۔

**روایات معصومین علیہم السلام اور ماہ مبارک رمضان:**

## **1- روزے کی اہمیت:**

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

بنی الاسلام علی خمس دعائم علی الصلوة و الزکوۃ و الصوم و الحج  
و الولاية "۱۳۔

اسلام پانچ بنیادوں پر قائم ہے: نماز، زکات، روزہ، حج اور ولایت۔

## **2- روزہ داروں کی فضیلت:**

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوم الصائم عبادة و صمته تسبیح و عمله متقبل و دعاءه مستجاب  
عند الافطار دعوة لا ترد"۱۴۔

روزے دار کی نیند عبادت اور اسکی خاموش تسبیح اور اسکا عمل قبول شدہ ہے، اسکی دعا مستجاب ہوگی اور افطار کے  
وقت اسکی دعا رد نہیں کی جائے گی۔

### 3- روزے کی حکمت:

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

فرض الله الصيام تثبيتاً للاخلاص"۱۵

خداوند نے روزے کو اس لیے واجب کیا ہے تاکہ لوگوں کے اخلاص کو محکم کرے۔

### 4- روزہ بدن کی زکات:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لکل شیء زکوۃ و زکوۃ الابدان الصیام" ۱۶

ہر چیز کی زکات ہے اور انسانوں کے بدن کی زکات روزہ ہے۔

## 5- روزہ عبادت خالص:

حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا:

الصوم عبادة بين العبد و خالقه لا يطلع عليها غيره و كذلك لا يجارى

عنها غيره" ۱۷

روزہ خدا اور انسان کے درمیان ایک ایسی عبادت ہے جس سے خدا کے سوا کوئی آگاہ نہیں ہوتا لہذا خدا کے علاوہ

کوئی اور اس کا اجرا نہیں کر سکتا۔

## 6 روزہ آتش جہنم کی ڈھال:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

الا اخبرک بابواب الخیر ؟ الصوم جنة من النار" ۱۸

کیا میں تمہیں نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ اسکے بعد فرمایا: روزہ آتش جہنم کی ڈھال ہے۔

**7- روزہ محبوب پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:**

پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان من الدنيا احب ثلاثة اشياء الصوم فى الصیف و الضرب بالسيف و

اکرام الضیف" ۱۹

میں دنیا میں سے تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں، موسم گرما کا روزہ، راہ خدا میں تلوار چلانا اور مہمان کا احترام

کرنا۔

**8- زندگی کی مشکلات میں روزے سے مدد حاصل کرنا:**

و استعينوا بالصبر و الصلوة" کے ذیل میں امام معصوم علیہ السلام فرماتے ہیں: "الصبر الصوم اذا نزلت بالرجل الشدة او النازلة فليصم" ۲۰

آیہ شریفہ کے ذیل میں امام معصوم علیہ السلام سے منقول ہے: صبر سے مراد روزہ ہے، جب بھی زندگی میں تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو روزہ رکھو اور اس سے مدد طلب کرو۔

## 9- برترین روزہ:

حضرت امام علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

صوم القلب خیر من صیام اللسان و صوم اللسان خیر من صیام البطن" ۲۱

دل کا روزہ زبان کے روزے سے بہتر اور زبان کا روزہ پیٹ کے روزے سے برتر ہے۔

## 10- حقیقی روزہ:

مولای متقیان حضرت امام علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

الصیام اجتناب المحارم کما یمتنع الرجل من الطعام و الشراب" ۲۲

روزہ محرّمات الہی سے پرہیز کا نام ہے جیسا کہ انسان کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔

## 11- بے ارزش روزہ:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

لا صیام لمن عصی الامام و لا صیام لعبد ابق حتی یرجع و لا صیام

لامرأة ناشزة حتی تتوب و لا صیام لولد عاق حتی یر" ۲۳

چند لوگوں کا روزہ صحیح نہیں: جو شخص امام معصوم علیہ السلام کی نافرمانی کرے، وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ

جائے، وہ عورت جو اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے، وہ فرزند جو والدین کا عاق ہو مگر یہ کہ نافرمانی سے باز آ

جائے اور عورت توبہ کر لے اور فرزند نیک بن جائے۔

## 12- برترین اجر و ثواب:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

الصوم لی و انا اجزی بہ "۲۴"

روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا اجر و ثواب دوں گا۔

## 13- شیطان کے چہرے کا سیاہ ہونا:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الصوم یسود وجہہ الشیطان "۲۵"

روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے۔

## 14- روزہ اور تندرستی:



پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا سافروا تستغنوا" ۲۶

جنگ و جہاد کرو اور غنیمت حاصل کرو، روزہ رکھو تا کہ سلامت رہو اور سفر کرو تا کہ بے نیاز اور غنی ہو جاؤ۔

## 15- روزہ اور مغفرت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا جابر هذا شهر رمضان من صام نهاره و قام وردا من ليله و عف بطنه  
و فرجه و كف لسانه خرج من ذنوبه كخروج من الشهر فقال جابر يا  
رسول الله ما احسن هذا الحديث فقال رسول الله يا جابر و ما اشد  
هذا الشرط" ۲۷

اے جابر، یہ ماہ رمضان کا مہینہ ہے، جس نے اس ماہ میں روزہ رکھا، رات دعا اور عبادت میں گزار لی، پیٹ اور  
شرم گاہ کی عفت کا خیال رکھا اور زبان کو قابو میں رکھا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل گیا جیسے ماہ رمضان سے

نکل گیا۔ جابر نے عرض کی یا رسول اللہ یہ حدیث کس قدر اچھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے

جابر ان شروط پر عمل کرنا اور انکی رعایت کرنا بھی کس قدر مشکل ہے۔

## 16- فقراء کے ساتھ ہمدردی:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

انما فرض الله عزوجل لیستوی الغنی و الفقیر۔۔۔۔۔ و ان یدیق الغنی

مس الجوع و الالم لیرق علی الضعیف و یرحم الجائع" ۲۸

خدا نے مسلمانوں پر روزہ واجب کیا ہے تا کہ فقیر اور غنی برابر ہو جائیں۔۔۔۔۔ اور خدا نے روزے کے

ذریعے اغنیاء کو بھوک و پیاس کی سختی اور درد کا ذائقہ چکھانے کا ارادہ کیا ہے تا کہ وہ ضعیفاء اور بھوکے پیاسے لوگوں

پر رحم کریں۔

## 17- روزہ اور شہوات نفسانی کا خاتمہ:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ---- فالصوم يميت مراد  
النفس و شهوة الطبع فيه صفاء القلب و طهارة الجوارح و عمارة الظاهر  
و الباطن و الشكر على النعم و الاحسان الى فقراء و زيادة التضرع و  
الخشوع و البكاء و حبل الالتجاء الى الله و سبب انكسار الشهوة و  
تخفيف الحساب و تضعيف الحسنات و فيه من الفوائد ما لا يحصى " ۲۹

رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ خواہشات نفسانی اور طبیعت کی شہوت کو کمزور کرتا ہے، قلب

کی پاکیزگی، بدن کے اعضاء کی صفائی کا باعث بنتا ہے اور انسان کے ظاہر و باطن کو آباد کرتا ہے۔ نیز نعمت کے شکر،

فقراء پر احسان، اور پروردگار کی بارگاہ میں تضرع اور خشوع اور گریہ و زاری کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح خدا کی

محکم رسی سے تمسک اور شہوت کے ختم ہونے اور حساب کتاب میں تخفیف اور نیکی کے دو برابر ہونے کے علاوہ

بے شمار حسنات و فوائد کا موجب بنتا ہے۔

**18- ماہ مبارک رمضان کا بہترین عمل:**

جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ مبارک رمضان کی فضیلت میں ایک خطبہ بیان فرما رہے تھے تو حضرت

علی علیہ السلام نے پوچھا: ماہ مبارک رمضان میں بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جواب دیا:

یا ابا الحسن افضل الاعمال فی هذا الشهر الورع عن محارم اللہ" ۳۰

اے ابو الحسن، اس ماہ مبارک میں بہترین عمل محرمات الہی کی نسبت ورع اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

## ماہ مبارک رمضان اور صحیفہ سجادیہ:

امام زین العابدین علیہ السلام دعائے استقبال ماہ رمضان میں اس ماہ مبارک کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے لطف اور احسان کے راستوں میں سے ایک راستہ اپنے مہینہ یعنی

رمضان کے مبارک مہینے، صیام کے مہینے، اسلام کے مہینے، پاکیزگی کے مہینے، تصفیہ و تطہیر کے مہینے، عبادت و قیام

کے مہینے کو قرار دیا ہے۔ وہ مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا، جو لوگوں کیلئے رہنما اور ہدایت ہے، ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی روشن صداقتیں رکھتا ہے چنانچہ تمام مہینوں پر اس کی فضیلت اور برتری کو آشکارا کیا۔ ان فراوان عزتوں اور نمایاں فضیلتوں کی وجہ سے جو اس کیلئے قرار دیں اور اسکی عظمت کے اظہار کیلئے جو چیزیں دوسرے مہینوں میں جائز کی تھیں اس میں حرام کر دیں اور اس کیلئے احترام کے پیش نظر کھانے پینے کی چیزوں سے منع کر دیا اور ایک واضح زمانہ اس کیلئے معین کر دیا۔ خدائے بزرگ و برتر یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسے اس سے موخر کر دیا جائے۔

پھر یہ کہ اس کی راتوں میں سے ایک رات کو ہزار مہینوں کی راتوں پر فضیلت دی اور اسکا نام "شب قدر" رکھ دیا۔ اس رات میں فرشتے اور روح القدس ہر اس امر کے ساتھ جو اسکا قطعی فیصلہ ہوتا ہے اسکے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے نازل ہوتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی کی رات ہے جسکی برکت طلوع فجر تک دائم و برقرار ہے۔

اے اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ہدایت فرما کہ ہم اس

مہینہ کے فضل و شرف کو پہچانیں۔ ” روزہ خدا اور انسان کے درمیان ایک ایسی عبادت ہے جس سے خدا کے

سوا کوئی آگاہ نہیں ہوتا لہذا خدا کے علاوہ کوئی اور اس کا اجرا نہیں کر سکتا، اسکی عزت و حرمت کو بلند جانیں اور

اس کے روزے رکھنے میں ہمارے اعضاء کو نافرمانیوں سے روکنے اور ان کاموں میں مصروف رکھنے جو تیری

خوشنودی کا باعث ہیں ہماری اعانت فرماتا کہ ہم بیہودہ باتوں کی طرف کان نہ لگائیں، ممنوع چیزوں کی طرف

پیش قدمی نہ کریں، تیری حلال کی ہوئی چیزوں کے علاوہ کسی چیز کو ہمارے پیٹ قبول نہ کریں، تیری بیان کی

ہوئی باتوں کے سوا ہماری زبانیں گویا نہ ہوں۔ صرف ان چیزوں کے بجالانے کا بار اٹھائیں جو تیرے ثواب سے

قریب کریں اور صرف ان کاموں کو انجام دیں جو تیرے عذاب سے بچائیں " ۳۱۔

**روزے کے روحانی اثرات:**

## 1- تربیتی اور اجتماعی اثرات:

وجود انسانی میں روزے کے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں ان میں سب سے اہم اس کا اخلاقی پہلو اور تربیتی فلسفہ ہے۔

روح انسانی کو لطیف تر بنانا، انسان کے ارادے کو قوی کرنا اور انسانی مزاج میں اعتدال پیدا کرنا روزے کے اہم

فوائد میں سے ہے۔ روزے دار کیلئے ضروری ہے کہ حالت روزہ میں آب و غذا کی دستیابی کے باوجود اسکے قریب

نہ جائے اور اسی طرح جنسی لذات سے چشم پوشی کرے اور عملی طور پر ثابت کرے کہ وہ جانوروں کی طرح کسی

چراگاہ اور گھاس پھوس کی قید میں نہیں ہے، سرکش نفس کی لگام اسکے قبضے میں ہے اور ہوا و ہوس اور شہوات و

خواہشات اسکے کنٹرول میں ہیں۔

حقیقت میں روزے کا سب سے بڑا فلسفہ یہی روحانی اور معنوی اثر ہے۔ وہ انسان جس کے قبضے میں طرح طرح

کی غذایں اور مشروبات ہیں جب اسے بھوک یا پیاس لگتی ہے تو وہ انکے پیچھے جاتا ہے۔ وہ درخت جو باغ میں نہر

کے کنارے اگے ہوتے ہیں ناز پروردہ ہوتے ہیں۔ وہ حوادث کا مقابلہ بہت کم کر سکتے ہیں۔ ان میں باقی رہنے کی

صلاحیت کم ہوتی ہے۔ اگر انہیں چند دن پانی نہ ملے تو پڑ مر رہے ہو کر خشک ہو جائیں جبکہ وہ درخت جو پتھروں کے درمیان پہاڑوں اور بیابانوں میں اگتے ہیں انکی شاخیں شروع سے سخت طوفانوں، تمازت آفتاب اور کڑا کے کی سردی کا مقابلہ کرنے کی عادی ہوتی ہیں اور طرح طرح کی محرومیوں سے دست و گریبان رہتی ہیں۔ ایسے درخت ہمیشہ مضبوط، سخت کوش اور سخت جان ہوتے ہیں۔

روزہ بھی انسان کی روح اور جان کے ساتھ یہی عمل کرتا ہے۔ روزہ وقتی پابندیوں کے ذریعے انسان میں قوت مدافعت اور قوت ارادی پیدا کرتا ہے اور اسے سخت حوادث کے مقابلے میں طاقت بخشتا ہے۔ چونکہ روزہ سرکش طبائع و جذبات پر کنٹرول کرتا ہے لہذا اسکے ذریعے انسان کے دل پر نور ضیاء کی بارش ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ روزہ انسان کو عالم حیوانات سے بلند کر کے فرشتوں کی صف میں لاکھڑا کرتا ہے۔ "لعلکم تتقون" ان تمام مطالب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ روزہ جہنم کی آگ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔



نہج البلاغہ میں عبادات کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام روزے کے

بارے میں فرماتے ہیں:

والصيام ابتلاء لاختلاص الخلق "۳۳"

اللہ تعالیٰ نے روزے کو شریعت میں اس لیے شامل کیا ہے تاکہ لوگوں میں روح اخلاص کی پرورش ہو۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان للجنة باباً يدعى الريان لا يدخل منها الا الصائمون "۳۳"

بہشت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان یعنی سیراب کرنے والا ہے۔ اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں

گے۔

2- روزے کے معاشرتی اثرات:

روزہ انسانی معاشرے کیلئے ایک درس مساوات ہے کیونکہ اس مذہبی فریضے کی انجام دہی سے صاحب ثروت لوگ بھوکوں اور محروم افراد کی حالت زار کا احساس کر سکتے ہیں اور انکی مدد کرنے کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔

البتہ ممکن ہے بھوکے اور محروم لوگوں کی توصیف کر کے خداوند صاحب قدرت لوگوں کو انکی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو اور اگر یہ معاملہ حسی اور عینی پہلو اختیار کر جائے تو اسکا دوسرا اثر ہو۔ روزہ اس اہم اجتماعی موضوع کو حسی رنگ دیتا ہے۔

ایک مشہور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہشام ابن حکم نے روزے کی علت اور سبب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا :

انما فرض الله الصيام ليستوى به الغنى و الفقير ذلك ان الغنى لم يكن ليجد مس الجوع فيرحم الفقير و ان الغنى كلما اراد شيئا قدر عليه ، فاراد الله تعالى ان يسوى بين خلقه و ان يذيق الغنى من الجوع و الالم ليرق على الضعيف و يرحم الجائع" ۳۴

اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لیے واجب کیا ہے کہ فقیر اور غنی کے درمیان مساوات قائم ہو جائے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ غنی بھوک کا مزہ چکھ لے اور فقیر کا حق ادا کرے کیونکہ مالدار عموماً جو کچھ چاہتے ہیں انکے لیے فراہم ہوتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اسکے بندوں کے درمیان مساوات ہو اور مالداروں کو بھی بھوک اور درد ورنج کا ذائقہ چکھائے تاکہ وہ کمزور اور بھوکے افراد پر رحم کریں۔

### 3- روزے کے طبی اثرات:

طب کی جدید اور قدیم تحقیقات کی روشنی میں امساک [کھانے پینے سے پرہیز] بہت سی بیماریوں کے علاج کیلئے معجزانہ اثر رکھتا ہے جو قابل انکار نہیں ہے۔ شاید ہی کوئی حکیم ہو جس نے اپنی مشروح تالیفات اور تصنیفات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ نہ کیا ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ بہت سی بیماریاں زیادہ کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ اضافی مواد بدن میں جذب نہیں ہوتا لہذا مزاج اور مجتمع چربیوں پیدا ہوتی ہیں یا اضافی شوگر کا باعث بنتا

ہے۔ عضلات کا یہ اضافی مواد در حقیقت بدن میں ایک متعفن بیماری کے جراثیم کی پرورش کیلئے گندگی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔

ایسے میں ان بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے بہترین حل یہ ہے کہ گندگی کے ان ڈھیروں کو امساک اور روزے کے ذریعے ختم کر دیا جائے۔ روزہ ان اضافی غلاظتوں اور بدن میں جذب نہ ہونے والے مواد کو جلا دیتا ہے۔ در حقیقت روزہ بدن کو صفائی شدہ مکان بنا دیتا ہے۔

علاوہ ازیں روزے سے معدے کو ایک نمایاں آرام ملتا ہے اور اس سے ہاضمے کی مشینری کی سروس ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ انسانی بدن کی حساس ترین مشینری ہے جو سارا سال کام کرتی رہتی ہے لہذا اس کیلئے ایسا آرام بہت ضروری ہے۔ یہ واضح ہے کہ احکام اسلامی کی رو سے روزے دار کو اجازت نہیں ہے کہ وہ سحری اور افطاری کی غذا میں افراط اور زیادتی سے کام لے۔ یہ اس لیے ہے تا کہ اس حفظانِ صحت اور علاج سے مکمل نتیجہ حاصل کیا جاسکے ورنہ ممکن ہے کہ مطلوبہ نتائج حاصل نہ کیے جاسکیں۔

ایک روسی دانشور الکسی سوفرین لکھتا ہے:

روزہ ان بیماریوں کے علاج کیلئے خاص طور پر مفید ہے جو خون کی کمی، انتڑیوں کی کمزوری، التہاب زائدہ خارجی و

داخلی قدیم پھوڑے، تپ دق، ٹی بی، اسکلیروز، نقرس، استسقار، جوڑوں کا درد، نوراستنی، عرق النساء، خراز،

امراض چشم، شوگر، امراض جلد، امراض گردہ، امراض جگر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

امساک اور روزے کے ذریعے علاج صرف مندرجہ بالا بیماریوں سے ہی مخصوص نہیں بلکہ وہ بیماریاں جو انسانی

بدن کے اصول سے مربوط ہیں اور جسم کے خلیوں سے چمٹی ہوتی ہیں مثلاً سرطان، سفلیں اور طاعون وغیرہ کیلئے

بھی شفا بخش ہے۔

## حوالہ جات:

۱۔ تفسیر نور، جلد ۱، صفحہ ۳۷۰،

۲۔ ترجمہ و حواشی صحیفہ کاملہ، مفتی جعفر حسین، صفحہ ۳۲۰،

- ٣- قاموس كتاب مقدس، صفحه ٤٢٧،
- ٤- تورات، سفر تشينه، فصل ٩، شماره ٩،
- ٥- قاموس كتاب مقدس، صفحه ٤٢٨،
- ٦- قاموس كتاب مقدس، صفحه ٤٢٨،
- ٧- انجيل متى، باب ٤، شماره ١ و ٢،
- ٨- انجيل لوقا، باب ٥، شماره ٢٣-٢٥،
- ٩- قاموس كتاب مقدس، صفحه ٤٢٨،
- ١٠- تفسير نمونه، جلد ١، صفحه ٤٤٦،
- ١١- سوره بقره، آيت ١٨٣،
- ١٢- سوره بقره، آيت ١٨٤،
- ١٣- بحار، جلد ٧٦، صفحه ٢٥٧،
- ١٤- بحار، جلد ٩٦، صفحه ٢٥٣،
- ١٥- بحار، جلد ٩٦، صفحه ٣٦٨،
- ١٦- بحار، جلد ٩٦، صفحه ٢٤٦،
- ١٧- شرح نهج البلاغه ابن ابى الحديد، جلد ٢٠، صفحه ٢٩٦،

١٨- روضۃ المتقين، جلد ٣، صفحہ ٢٢٨،

١٩- مواعظ العدديہ، صفحہ ٧٦،

٢٠- بحار، جلد ٩٦، صفحہ ٢٥٤،

٢١- غررالحکم، جلد ١، صفحہ ٤١٧،

٢٢- بحار، جلد ٩٦، صفحہ ٢٩٤،

٢٣- بحار، جلد ٩٦، صفحہ ٢٩٤،

٢٤- روضۃ المتقين، جلد ٣، صفحہ ٢٢٥،

٢٥- روضۃ المتقين، جلد ٣، صفحہ ٢٢٧،

٢٦- بحار، جلد ٦٢، صفحہ ٢٩٤،

٢٧- فروع کافی، جلد ٤، صفحہ ٨٧،

٢٨- وسائل الشيعه، جلد ٧، صفحہ ٣،

٢٩- بحار، جلد ٩٦، صفحہ ٢٥٤،

٣٠- وسائل الشيعه، جلد ١٠، صفحہ ٣٠،

٣١- صحيفه كامله ترجمه علامه مفتي جعفر حسين، دعائے استقبال ماه

رمضان،

٣٢- نهج البلاغه، كلمات قصار، نمبر ٢٥٢،

٣٣- ترجمه تفسير نمونه، جلد ١، صفحه ٤٤٣،

٣٤- وسائل الشيعه، جلد ٧، باب اول،

التماس دعا-----